سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(بدھ 17،جمعرات18،جمعتہ المبارک19،سوموار22،
منگل23۔فروری،ہفتہ،27۔مارچ2010)
(یوم الاربعاء2،یوم الخمیس3،یوم الجمع،4یوم الاثنین 7،یوم الثلاثہ
8۔ربیع الاول،یوم السبت،10۔ربیع الثانی1431ھ)

پندرھویں اسمبلی: سولہواں اور سترھواں اجلاس

جلد16(حصہ پنجم): شمارہ جات 21 تا25

جلد17: شمارہ 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ہفتہ،27۔مارچ2010

جلد 17

128۔ اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ----------- 3325

129۔ ایجنڈا ----------- 3327

130۔ ایوان کے عہدیدار ----------- 3329

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
131۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	3333
132۔	دُعا -----------	3334
133۔	چیئر مینوں کا پینل -----------	3335
	حلف	
134۔	نومنتخب اراکین کا حلف -----------	3338
	تحاریک استحقاق	
135۔	ڈی سی او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ -----------	3348
136۔	ایس ایچ او تھانہ اٹھارہ ہزاری (جھنگ) کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ -----------	3349
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
137۔	مسودہ قانون ویلیو ایڈڈ ٹیکس پنجاب مصدرہ 2010 -----------	3352
138۔	مسودہ قانون (ترمیم) (تنخواہیں، الاؤنسز واستحقاقات) وزراء پنجاب مصدرہ 2010 -----------	3352
139۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	3358
140۔	انڈکس	

3325

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(78)/2010/186. Dated. 26th March, 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan,
> **I, Salman Taseer,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Saturday 27th March, 2010 at 6:00 p.m. in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated Lahore, **SALMAAN TASEER**
the 26th March, 2010 **GOVERNOR OF THE PUNJAB**

3327

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،27۔مارچ2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد ٹیکس پنجاب مجریہ 2009(آرڈیننس نمبر1بابت2010)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) غیر منقولہ شہری جائیداد پنجاب مجریہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

3329ء

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	چودھری ظہیر الدین خان

2۔ چیئر مینوں کا پینل

1۔	خواجہ محمد اسلام	:	ایم پی اے،	پی پی 72۔
2۔	سید حسن مرتضیٰ	:	ایم پی اے،	پی پی 74۔
3۔	محترمہ محمودہ چیمہ	:	ایم پی اے،	ڈبلیو313
4۔	ملک اعتبار خان	:	ایم پی اے،	پی پی19

3۔ کابینہ

1۔	راجہ ریاض احمد	:	سینئر وزیر، آبپاشی و قوت برقی، کانیں، معدنی ترقی*
2۔	محترمہ نیلم جبار چودھری	:	وزیر بہبود آبادی

3- جناب تنویر اشرف کائرہ :وزیر خزانہ، منصوبہ بندی و ترقیات*

4- چودھری عبدالغفور : وزیر جیل خانہ جات

5- جناب محمد اشرف خان سوہنا : وزیر محنت و افرادی قوت

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13-جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (27-مارچ2010) تفویض کیا گیا۔

3330

6- حاجی احسان الدین قریشی :وزیر مذہبی امور و اوقاف، زکوٰۃ و عشر اور بیت المال*

7- ملک ندیم کامران :وزیر خوراک، صحت*

8- ملک احمد علی اولکھ :وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات اور سیاحت و ترقی تفریحی مقامات

9- سردار دوست محمد خان کھوسہ: وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ہاؤسنگ و شہری ترقی، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، تحفظ ماحولیات اور اطلاعات

10- ملک محمد اقبال چنڑ : وزیر خصوصی تعلیم

11- جناب کامران مائیکل : وزیر انسانی حقوق، اقلیتیں، ترقی خواتین اور سماجی بہبود*

12- رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، ایس اینڈ جی اے ڈی، داخلہ اور پبلک پراسیکیوشن*

13- جناب تنویر الاسلام : وزیر کھیلیں، امور نوجوانان و ثقافت

14- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن و سکول

			ایجوکیشن، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، سرمایہ کاری، ٹرانسپورٹ*
15۔	جناب فاروق یوسف گھرکی	:	وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
16۔	حاجی محمد اسحاق	:	وزیر مال و بحالی اور کالونیز

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13۔جون2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (27۔مارچ2010) تفویض کیا گیا۔

3331

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ طارق کیانی	:	محنت
2۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
3۔	سردار کامل گجر	:	مال
4۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
5۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
6۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ و شہری ترقی
7۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
8۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ماحولیات
9۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
11۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
12۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت

13۔ رانا مبشر اقبال	:	
14۔ جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
15۔ جناب غلام نبی	:	
16۔ رانا محمد ارشد	:	سیاحت
17۔ جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
18۔ جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
19۔ ڈاکٹر محمد اختر ملک	:	خزانہ
20۔ جناب نشاط احمد خان ڈاہا	:	کان کنی و معدنیات

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

3332

21۔ جناب شہزاد سعید چیمہ	:	منصوبہ بندی و ترقیات
22۔ ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال	:	
23۔ سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
24۔ سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز و اشتمال اراضی
25۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26۔ چودھری ممتاز احمد جہجہ	:	ایجوکیشن
27۔ جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
28۔ چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)	:	
29۔ میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)	:	سپورٹس
30۔ انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	:	بہبود آبادی
31۔ محترمہ نرگس فیض ملک	:	انفارمیشن ٹیکنالوجی
32۔ محترمہ صغیرہ اسلام	:	ترقی خواتین

33۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	ثقافت وامور نوجواناں
34۔	محترمہ فائزہ احمد ملک	:	آبپاشی وقوت برقی
35۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق واقلیتیں

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرNo.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

3333

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا سترھواں اجلاس

ہفتہ، 27۔مارچ2010

(یوم السبت، 10۔ ربیع الثانی1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 7 بج کر29منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾

سُوْرَةُ حٰمٓ السجدة آيات 33 تا 35

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں(33)اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا)ایسے طریقے سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے(34)اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنیوالے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحبِ نصیب ہیں(35)

وماعلینا الاالبلاغ o

دُعاالحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

دُعا

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الہیٰ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں
عطا کر دے شانِ کریمی کا صدقہ
رحم کر دے شانِ رحیمی کا صدقہ
نہ مانگوں گا تجھ سے تو مانگوں گا کس سے
تیرا ہوں میں تجھ سے سدا مانگتا ہوں
الہیٰ ہمیں شاد و مسرور رکھنا
بلاؤں کو ہم سے بہت دور رکھنا
پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں
پریشانیوں سے پناہ مانگتا ہوں
جو کمزور ہیں ان کو قوت عطا کر
جو مفلس ہیں ان کو دولت عطا کر
جو بیمار ہیں ان کو صحت عطا کر
مریضوں کی خاطر شفا مانگتا ہوں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب سیکرٹری پنجاب اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں گے۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	خواجہ محمد اسلام، ایم پی اے	پی پی۔72
2۔	سید حسن مرتضیٰ، ایم پی اے	پی پی۔74
3۔	محترمہ محمودہ چیمہ، ایم پی اے	ڈبلیو۔313
4۔	ملک اعتبار خان، ایم پی اے	پی پی۔19

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): [*******]

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! Leader of the Opposition کو floor دیں۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سُن لیں، مناسب رہے گا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): [*******]

جناب سپیکر: چودھری صاحب! دیکھیں، اگر ایجنڈے کے مطابق چلا جائے تو کیا بہتر نہیں ہو گا؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ایجنڈا تو ہے ہی نہیں، آپ ہمیں ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ضرور ٹائم دوں گا۔ میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں مجھے ہاؤس کو in proper order لانے دیں۔ ہمارے جو ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں ابھی انہوں نے حلف لینا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! [*******************]

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے غنڈہ گردی ہائے ہائے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ چودھری صاحب! اگر آپ نے اپنی بات کرنی ہے تو کریں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 3337، الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): [*******************************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے چور مچائے شور
اور غنڈہ گردی ہائے ہائے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): [*******************************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! آرڈر پلیز! Be wise, be wise. Be Parliamentarian.

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): [*******************************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
مشرف کی باقیات ہائے ہائے کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
غنڈہ گردی، ہائے ہائے کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مجھے Leader of the Opposition کی بات سُننے دیں۔ Have patience. Don't worry. جی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): [*******************************]

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی جانب سے جعلی ڈگری، جعلی ووٹ کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: مجھے بھی بات کرنے دیں پلیز!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔جی، راناصاحب!

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 3337، الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے جتنی بھی بات کی ہے اس کا جواب دینے سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ ان کا کوئی بھی لفظ آج اس ہاؤس کے ایجنڈے کا حصہ نہیں بن سکتا، کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتا کیونکہ جب تک کوئی strangerہاؤس میں بیٹھا ہے تو اس وقت تک ہاؤس کی کارروائیrules کے مطابق نہیں کی جاسکتی۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو پہلے کہا ہے کہ ہاؤسin orderلانے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): یہ جب تک حلف نہیں لے لیتے اس وقت تک ان کی بطور ممبر کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے قائد حزب اختلاف نے جو فرمایا ہے وہ آج کے اس ایوان کے اجلاس کی کارروائی کا حصہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، حصہ نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! بحیثیت مسلمان خواتین کا احترام ہم سب پر لازم ہے مگر گجرات میں جس طرح ہماری پولنگ ایجنٹس پر تشدد کیا گیا ان کے کپڑے پھاڑے گئے حتیٰ کہ انہیں اغواء بھی کیا گیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے بات کرنے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: صرف ایک سیٹ جیتنے کے لئے جس طرح خواتین کی تذلیل کی گئی میری نظر میں یہ حکمران مرد کہلانے کے قابل نہیں۔ میں انہیں اپنی چوڑیاں دیتی ہوں بہتر ہے کہ یہ چوڑیاں پہنیں اور گھر بیٹھ جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران نے اپنی چوڑیاں اُتار کر پھینک دیں)

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز مجھے بات کرنے دیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ پلیز مجھے بات کرنے دیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز.I say order مجھے پتا چلا ہے کہ تین منتخب اراکین چودھری شاہد انجم پی پی۔284، حاجی میاں محمد اعظم چیلہ سیال پی پی۔82 اور حاجی عمران ظفر پی پی۔111 یہاں موجود ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ حلف لینے کے لئے اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ آپ نے پہلے اپنا نام لینا ہے، پھر ولدیت بتانی ہے اس کے بعد اپنا حلقہ نمبر اور پھر جو میں پڑھتا جاؤں آپ اسے دہراتے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
جعلی ڈگری، جعلی ووٹ نامنظور کے نعرے)

جناب سپیکر:.No, this is not good چودھری صاحب! یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ آپ اسے بند کروائیں۔ حلف ہونے کے بعد آپ کی بات سنوں گا لیکن اس سے پہلے آپ کی بات نہیں سنی جائے گی ۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف جعلی ڈگری، جعلی ووٹ نامنظور کے نعرے لگاتے
ہوئے واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ یہ اچھی روایت پیدا نہیں کی گئی۔ جناب سوہنا صاحب، جناب اولکھ صاحب، حاجی اسحاق صاحب اور جناب کامران مائیکل آپ چاروں منسٹر صاحبان جائیں اور اپوزیشن والوں کو منا کر لائیں۔

معزز ممبران: چودھری غفور صاحب کو بھی بھیج دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے چاروں وزراء
ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

حلف

نو منتخب اراکین کا حلف

جناب سپیکر: تینوں نو منتخب معزز اراکین اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر حلف لیں۔

(اس مرحلہ پر تینوں نو منتخب معزز ممبران اسمبلی نے حلف اٹھایا)

جناب سپیکر: آپ سب کو مبارک ہو ۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے آپ ان ممبران کو حلف کے رجسٹر پر دستخط کرنے دیں۔اس کے بعد میں ان کو بات کرنے کے لئے دو دو منٹ کا وقت دوں گا۔آج ہم پوائنٹ آف آرڈر آخر میں رکھ رہے ہیں اور اس کے لئے میں آپ کو آدھہ گھنٹہ دوں گا۔اس وقت میں آپ کو بھی ٹائم دوں گا۔شکریہ

(اس مرحلہ پر تینوں نو منتخب ممبران نے حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: جی، شاہد انجم صاحب! یہاں بڑا کم ٹائم ملتا ہے لہذا مہربانی فرما کر دو منٹ میں اپنی بات مکمل کریں۔

چودھری شاہد انجم: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی

چودھری شاہد انجم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ میں بھاری اکثریت کے ساتھ 25 ہزار ووٹوں سے جیت کر آیا ہوں۔میں پیپلز پارٹی کے امیدوار سے 25 ہزار ووٹوں سے جیت کر آیا ہوں اور مسلم لیگ (ق) کے امیدوار کو 42 ہزار ووٹوں سے شکست دی ہے۔(نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کتنے شرم کی بات ہے کہ یہ ضیاءالحق کی پارٹی سے ہیں۔وہ بھٹو کے قاتل ہیں۔

جناب سپیکر: No interference.جی، چودھری صاحب!

چودھری شاہد انجم: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مجھے وفاقی حکومت کی کارکردگی کے خلاف ووٹ ملے ہیں۔ملک میں بے روزگاری، مہنگائی اور لوڈ شیڈنگ نے عوام کا جینا حرام کر رکھا ہے۔میرا حلقہ انتہائی پسماندہ ہے، ادھر سے پیپلز پارٹی کے بہت سارے وزراوہاں گئے ہیں انہوں نے دیکھا ہو گا کہ بہت سے گاؤں میں بجلی نہیں ہے، سکول نہیں ہیں، اگر سکول ہیں تو ان میں چار دیواری نہیں ہے، missing facilities بہت زیادہ ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

چودھری شاہد انجم: میں اس پر بھی بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان سے مخاطب نہ ہوں بلکہ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

چودھری شاہد انجم: جناب سپیکر! میں محترم میاں محمد شہباز شریف اور حکومت پنجاب کا انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس الیکشن کو منصفانہ طور پر منعقد کروانے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔میں گزشتہ دو سال کے دور حکومت میں میاں محمد شہباز شریف کی پالیسیوں کو سراہتا ہوں۔میں(ن) لیگ کی عوام دوست پالیسیوں سے اتفاق کرتے ہوئے ان کا ساتھ دوں گا۔میرے حلقے میں اعجاز الحق صاحب ایم این اے رہے ہیں۔انھوں نے 2002 کے الیکشن میں بہت زیادہ ووٹ لئے تھے۔وہ اس حلقے سے الیکشن جیتے، وزیر بنے اور انہوں نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بہت زیادہ کام کئے۔ان کے کاموں کی وجہ سے ہی آج مجھے اتنی بڑی فتح نصیب ہوئی ہے۔شکریہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آج یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ضیاء الحق کی باقیات (ن) لیگ ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔جی، حاجی عمران ظفر صاحب!

حاجی عمران ظفر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ۔یہ سب تمھارا کرم ہے آقا ﷺ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔میں سب سے پہلے اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ جیسے ایک ادنیٰ کارکن پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔اس کے بعد میں اپنے حلقے کی

عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے بدمعاشی، دھونس اور دھاندلی کی پروا نہ کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ غریب عوام اور حق و سچ کی فتح ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میں اس قائد کی جماعت میں ہوں جو کہ اسلام اور پاکستان کی بات کرتا ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میں اس قائد کی جماعت کا کارکن ہوں کہ جنہوں نے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر عدلیہ کو آزاد کروایا۔ مجھے فخر ہے کہ میں اس قائد کی جماعت میں ہوں کہ جنہوں نے پاکستان کو ایک ایٹمی قوت بنایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نواز شریف زندہ باد" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: حاجی صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے گجرات شہر کی عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے مجھ پر جو اعتماد کیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ میں اس اعتماد کو کبھی بھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا۔ میں خصوصی طور پر پاکستان پیپلز پارٹی کی پوری قیادت کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے میرے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر ایسے الیکشن لڑا جیسے کہ یہ ان کا اپنا الیکشن ہو۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ آپ سب اراکین کے ساتھ مل کر اسمبلی کے قواعد و ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے حلقے کی عوام کی بہتری کے لئے کام کروں گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب جناب محمد اعظم چیلہ صاحب اپنے جذبات کا اظہار کریں گے۔

حاجی میاں محمد اعظم چیلہ سیال: اَعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ جو مجھے دوبارہ اس ایوان میں لے آیا ہے۔ اس کے بعد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، میاں حمزہ شہباز شریف، رانا ثناءاللہ خان اور اپنے جھنگ کے ایم پی اے صاحبان کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے میری بھرپور مدد کی ہے۔ جن لوگوں نے میری مدد نہیں کی میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔ میں سب سے زیادہ پی پی۔82 کی عوام کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جو ہر چیز ٹھکرا کر سیسہ پلائی دیوار کی طرح میرے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ اپنی ہمت اور بساط کے مطابق اپنے حلقے کی عوام کی خدمت کروں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: چیلہ صاحب! میں آپ سے ایک بات کہوں گا کہ اپنی seat کہیں اور لے جائیں۔ یہ جو تین چار صاحبان آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں یہ آپ کو مشکلات میں ڈالتے رہیں گے۔ (قہقہے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا چیلا صاحب کو قلفیاں ہم نے کھلائی ہیں کہ جن سے ان کا گلا ہی بیٹھ گیا ہے؟

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں عمران ظفر صاحب جو کہ مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ پر گجرات سے منتخب ہوئے ہیں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اعظم چیلہ صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ یہاں پر پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ کا مقابلہ تھا لیکن ان کو فتح حاصل ہوئی ہے لہذا میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہاولنگر سے نئے منتخب ہونے والے رکن شاہد انجم صاحب پچھلے پانچ سال ہماری پارٹی میں رہے ہیں۔ اس دفعہ انہوں نے ضیاءالحق کی پارٹی کا ٹکٹ لیا۔ ان کے مقابلے میں ہماری پارٹی کے اصل امیدوار تو جیل میں تھے اور ان کے بھائی الیکشن لڑ رہے تھے۔ بہت سے اختلافات کے باوجود، جس پارٹی سے ان کا تعلق ہے اس سے بھی ہمیں بہت زیادہ اختلاف ہے، ہم اس پارٹی کا نام لینا بھی بُرا سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود میں انہیں بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاباش، very good جی، سوہنا صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! اپوزیشن کے اراکین یہاں اس لئے تشریف نہیں لائے کیونکہ وہ رنجیدہ تھے کہ ان انتخابات کے دوران خواتین اراکین اسمبلی کے ساتھ کچھ زیادہ سختی کا رویہ اپنایا گیا ہے۔ وہ اس بات کا تذکرہ کر رہے تھے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس پر احتجاجاً آج کے اجلاس میں نہیں بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر: افسوس کی بات ہے۔ اگر وہ لابی میں بیٹھے ہیں تو انہیں ہاؤس میں آ جانا چاہئے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! یہاں آپ نے بات کرنے کا موقع دیا ہے تو میں نئے منتخب ہونے والے اراکین کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہاں پر ایک سیاسی جماعت کا نمائندہ بھی ہوں۔ میں آج کے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک اصولی اور

اخلاقی بات ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے یہ تینوں نو منتخب اراکین جس طرح سے انتخابات میں گئے اور منتخب ہو کر آئے میں آنے والے دنوں میں اس حوالے سے انشاءاللہ ایک قرارداد بھی لے کر آؤں گا۔ اس سے پہلے میں اپنی پارٹی کے اندر بھی یہ بات کروں گا کہ جن لوگوں نے گزشتہ انتخابات کے اندر جعلی ڈگریوں کے ذریعے بی اے کی شرط کو پورا کرتے ہوئے انتخابات میں حصہ لیا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جانی چاہئے۔ پچھلے دنوں سپریم کورٹ کی طرف سے ایک فیصلہ آیا ہے اور مزید 40 اراکین ایسے ہیں کہ جن کے متعلق فیصلہ آنے والا ہے۔ میں اس سیاسی system کے لئے، سیاسی جماعتوں کے وقار اور احترام میں اضافے کے لئے پاکستان کی سیاسی قیادت سے، پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے قائدین سے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے پہلے میں پیپلز پارٹی کے Co-chairman سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اراکین اسمبلی کہ جنہوں نے قوم کو دھوکہ دیا، جنہوں نے اپنے علاقے کے لوگوں کو دھوکہ دیا، جنہوں نے سیاسی جماعتوں کو دھوکہ دیا اور وہ جعلی اسناد کے ذریعے اسمبلیوں میں پہنچے ہیں اب وہ سب کے سب نااہل ہونے جا رہے ہیں۔ جمہوریت کی مضبوطی سیاسی جماعتوں سے تقاضا کرتی ہے کہ ضمنی انتخابات کے اندر ان امیدواروں کو دوبارہ ٹکٹ نہ دیئے جائیں۔ اگر سیاسی جماعتیں اس سے بڑھ کر اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کریں اور نہ صرف ان امیدواروں کو ٹکٹ نہ دیں بلکہ ان کے بھائیوں اور بیٹوں کو بھی ٹکٹ نہ دیا جائے تاکہ جمہوریت کا حسن نکھر کر سامنے آئے اور سیاسی نظام کے ذریعے سے ایسے لوگوں کو ایک سزا دی جا سکے۔ جو لوگ سیاسی جماعتوں کو cheat کرتے ہیں، سیاسی جماعتوں کا وقت ضائع کرتے ہیں، الیکشن کمیشن کا وقت ضائع کرتے ہیں اور قوم کا سرمایہ ضمنی انتخابات کی صورت میں ضائع کرتے ہیں ان کو سزا دینے کے لئے ہم خود ایک system لائیں۔ میں سیاسی جماعتوں کے قائدین اور خود اپنی پارٹی کے قائدین سے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرتا ہوں کہ اسے گستاخی نہ سمجھا جائے بلکہ پاکستان میں جمہوریت کے استحکام اور مضبوطی کے لئے ہمیں اس اصول کو اپنانا پڑے گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات basic rights کے against ہے کیونکہ اگر ایک شخص جرم کرتا ہے تو اس کی سزا کسی اور کو تو نہیں دی جا سکتی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں پہلے تو اس House کا حصہ بننے والے معزز ممبران میاں محمد اعظم چیلا، حاجی عمران ظفر اور شاہد انجم کو on behalf of Government, Cabinet اور اپنی پارٹی کی Leadership کی طرف سے welcome کرتا ہوں، مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس House کا حصہ بن کر یہاں پر انشاء اللہ تعالیٰ اچھی روایات قائم کریں گے اور اس House کی کارکردگی میں اضافے کا باعث بنیں گے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے اپوزیشن کی طرف سے یہاں پر جو بات ہوئی، گو وہ ریکارڈ کا حصہ نہیں ہے اور مجھے آج انتہائی افسوس ہوا کہ میرے بھائی قائد حزب اختلاف کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ House in order نہیں ہے۔ کوئی ایسا فرد جو ہاؤس کا ممبر نہیں ہے وہ اگر بیٹھا ہو تو House in order نہیں ہوتا، تو جب House in order نہیں تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ انہیں یہ وقت دینا چاہئے تھا کہ آپ ان ارکان سے حلف لیتے اور اس کے بعد House in order ہوتا اور وہ اپنی بات کرتے لیکن چونکہ یہاں House میں ان کی بات سنی گئی ہے میں اس کا تفصیلاً جواب نہیں دیتا لیکن میں یہاں پر ایک عرض کروں گا کہ صبح 9 بجے سے لے کر شام 5 بجے تک ان کو کوئی دھاندلی نظر نہیں آئی، نہ صرف national بلکہ international media اس بات کا گواہ ہے کہ کسی جگہ پر بھی نہ صرف تجاوز نہیں ہوا بلکہ government machinery نے انتہائی غیر جانبداری کا مظاہرہ کیا۔ میں انہیں صرف ایک عرض کروں گا کہ آپ باقی سارے حلقے کو چھوڑیں، کیا میونسپل سکول مسلم آباد گجرات میں چودھری مونس الٰہی Polling Agent نہیں تھا، کیا وہاں پر media نے سارا دن focus نہیں کئے رکھا، وہاں پر جتنے votes cast ہوئے کیا وہاں پر 5 بجے تک چودھری مونس الٰہی نے کوئی اعتراض کیا، جب گنتی ہو رہی تھی میں نے خود ایک channel پر دیکھا کیا اس گنتی کو ایک channel نے live cast نہیں کیا، وہاں پر جو result مرتب ہوا کیا وہاں پر چودھری مونس الٰہی موجود نہیں تھا، کیا چودھری مونس الٰہی نے خود، ان کے والد محترم چودھری پرویز الٰہی اور ان کی پوری family نے اسی سکول میں اپنا vote cast نہیں کیا اور کیا اس result کے مطابق یہ اپنے گھر سے 197 ووٹوں سے نہیں ہارے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کامرس کالج میں Polling Station No. 68 پر کیا چودھری شفاعت خود Polling Agent نہیں تھا، کیا سارا دن اس نے وہاں پر کوئی complaint کی، کیا اس کے بعد ووٹوں کی گنتی اس کی زیر نگرانی نہیں ہوئی اور یہ بتائیں کہ کیا وہاں سے انہوں نے 400 ووٹوں سے شکست نہیں کھائی؟ میں اس کے اوپر اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتا کہ [*******]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے تو شعر بولا ہے اگر یہ الفاظ انہیں ہضم نہیں ہوتے تو بے شک آپ اسے کارروائی سے حذف کر دیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر آخری بات سوہنا صاحب کی بات کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں۔ محمد اشرف سوہنا اس وقت Labour Minister ہیں میں ایک سیاسی کارکن کے طور پر اس ایوان میں اور بہت سارے دوستوں کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن میں اس اپنے بھائی کی اس لئے بھی بہت عزت کرتا ہوں کہ پچھلے 5 سالوں میں راجہ صاحب اور باقی بہت سارے دوستوں نے بہت سی مشکلات اٹھائیں لیکن physical torture برداشت کرنے والوں میں میرا یہ بھائی بھی شامل تھا۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ سیاسی کارکن کی wisdom کے لئے کسی ڈگری کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سیاسی کارکن جو دریاں بچھانے سے اپنے عمل کا آغاز کرتا ہے اور پھر وہ اس level پر پہنچتا ہے جہاں پر اسے پارٹی ٹکٹ دے سکے اور وہ elect ہو سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسے کسی ڈگری کی ضرورت نہیں ہوتی اور گلی کا یہ سیاسی کارکن ہے اس کا جو سیاسی عمل ہے، اس کی جو جدوجہد ہے، اس کا جو لوگوں سے ملنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ کسی Ph.D ڈگری سے کم نہیں ہے اور میں یہاں پر اپنے ایک ایسے بزرگ کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا جو آپ کے بھی بزرگ ہیں، رانا پھول محمد صاحب نے کسی ادارے سے Graduation کی تھی اور نہ انہوں نے Ph.D کی تھی اور آپ یقین کریں کہ مجھے اتفاق ہوا کہ میں نے اس House میں ان کے ساتھ ایک turn کے لئے serve کیا ہے، آپ یقین کریں کہ ان کی بات کا جواب کوئی M.A.,B.A اور Ph.D بھی نہیں دے سکتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ یہ بی اے کی ڈگری کہاں سے آئی ہے؟ ایک ڈکٹیٹر سیاسی کارکنوں کا راستہ روکنے کے لئے، سیاسی seasoned لوگوں کا راستہ روکنے کے لئے باقاعدہ mark کر کے اس condition کو لایا اور وہ سیاسی کارکن باقاعدہ pin point کئے گئے تھے اور اس نے خود ایک مرتبہ ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم یہ شرط اس لئے لانا چاہتے ہیں کہ یہ پرانے لوگ اسمبلیوں میں آ کر بہت شور ڈالتے ہیں اور بہت باتیں کرتے ہیں ان میں سے تقریباً 46 فیصد لوگ اس شرط سے affect ہوں گے۔ یہ شرط mala fide تھی، میں اپنے بھائی سوہنا صاحب سے کہوں گا کہ اگر میرا بس چلتا تو میں اپنی پارٹی میں یہ کہتا کہ 18۔ فروری کو یہ پارلیمنٹ جب معرض وجود میں آئی تھی سب سے پہلا یہ کام کرتی کہ ڈکٹیٹر کی اس condition کو جڑ سے اکھاڑ کر باہر پھینکتی اور اس کے اوپر کوئی فیصلہ قطعی طور پر ہونے نہ پاتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ شرط ایک ڈکٹیٹر کی لگائی ہوئی تھی، political wisdom کے لئے کسی ڈگری کی ضرورت نہیں ہوتی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس شرط کو ختم کرنے سے، جو کہ اب ختم ہو چکی ہے اس کا with retrospective effect نہیں ہوا، کاش! اگر with retrospective effect ہوا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کا زیادہ حسن ہوتا اور اسی میں حسن ہے کہ نہ صرف ہم ڈکٹیٹر کے بنائے ہوئے تمام قوانین کو amend کریں جو اس نے with malafide intention بنائے تھے بلکہ اس کی Constitution میں کی ہوئی تمام ترامیم کو بھی ختم کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس جدوجہد کا ثمر ہو گا جو سوہنا صاحب نے بھی کی ہے اور باقی سب دوستوں نے کی ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب یہ کام نہیں کرنا؟ میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں میں نے کہا ہے کہ میں point of orders کے لئے آپ کو آدھا گھنٹہ دوں گا۔ آپ مہربانی کریں مجھے agenda کے مطابق چلنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں معزز ہاؤس اور آپ کے بھی notice میں یہ چیز لانا چاہوں گا کہ Constitution and Rules کے مطابق صوبے کا Advocate General اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کر سکتا ہے لیکن ایسا کبھی ہوا نہیں ہے۔ آج خواجہ حارث

صاحب Advocate General Punjab ہاؤس میں تشریف لائے ہیں میں انہیںwelcome کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں بھی انھیںwelcome کہتاہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): میں ان سے یہ بھی امید رکھوں گا کہ وہ اس رسم کو برقرار رکھیں گے اور ہم ان کی قانونی اور تکنیکی رائے سے ہمیشہ استفادہ کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! آپ کے نمائندے خصوصی طور پر میرےmike کیlight off رکھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ میری بات سنیں، آپ بہت پرانی پارلیمنٹیرین ہیں جب تک Chair کی طرف سےmike کھولنے کی اجازت نہ ہو تو وہ کیسے کھول سکتا ہے؟possible How it is آپ ان کی شکایت کیوں کرتی ہیں؟ آپ مجھ سے بات کریں اور جو شکایت ہے وہ مجھ سے کریں۔ آپ ان کے متعلق کچھ نہ کہیں۔ جب تک میں انھیں نہیں کہوں گا اس وقت تک وہmike نہیں کھول سکتے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! اگر آپ نے یہ طریق کار بنا لیا ہے تو آپ کی مہربانی لیکن یہ طریق کار بالکل ناجائز ہے۔ میں اس کے خلافprotest کرتی ہوں۔ جب بھی کوئی ممبر کھڑا ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جب تمام کے تمام ممبران اگر کھڑے ہو کر بولنا شروع ہو جائیں گے تو پھر انھیں کیسے روکا جائے گا؟Chair جس ممبر کوfloor دیتی ہے اسی کا حق ہے کہ وہ بولے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: یہاں پر ساری کی ساری عورتیں کھڑی ہو جاتی ہیں اور چیخنے لگ جاتی ہیں تو آپ ان کوfloor دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھ پر ایسے ہی الزامات لگا رہی ہیں۔ مجھے آپ پر افسوس ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔This is not good اس ہاؤس کا ہر معزز رکن چاہے وہ مسلم لیگ (ق) کا ہے، چاہے وہ پیپلز پارٹی کا ہے، چاہے وہ مسلم لیگ (ن) یا مسلم لیگ (فنکشنل) کا ہے اگر معزز ممبر کی جائز بات ہے تو اس کو سننا میرا فرض ہے، اگر نہیں تو میں اس کو روک بھی سکتا ہوں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے Custodian ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں بھی آپ کا بہت احترام کرتی ہوں۔ میں آپ کے والد کا بھی بہت احترام کرتی ہوں اور احترام کرتی رہوں گی۔

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بات پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا میں بات کر سکتی ہوں؟ میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میری تمام اراکین سے یہ گزارش ہے کہ اسمبلی کے بزنس کے بعد میں آدھ گھنٹہ آپ کے پوائنٹ آف آرڈرز کے لئے دوں گا۔ میں یہاں کرسی پر بیٹھوں یا نہ بیٹھوں، جو بھی بیٹھیں گے ان کو یہ کہہ کر جاؤں گا کہ آپ نے آدھ گھنٹہ ان کے پوائنٹ آف آرڈرز ضرور سننے ہیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! آپ یہ کر لیں کہ آدھ گھنٹہ سب کو پوائنٹ آف آرڈرز دینے کی بجائے مجھے چاہے پندرہ منٹ لگیں یا پانچ منٹ لگیں مجھے وقت دیں کیونکہ میری self explanation ہے جو میری family کے متعلق ہے، جو میری ذات کے متعلق ہے، جو میری مرحومہ دادی شہزادی سونیا کے متعلق ہے۔ آج تک میں نے اسمبلی میں اپنی ذاتی بات نہیں کی تھی۔ میں اتنی دفعہ ممبر رہی ہوں۔ میں اس وقت بھی 243 ممبران سے سینئر ہوں۔ آپ مجھے جب وقت اور اجازت دیں گے تو میں اپنی بات کروں گی۔

جناب سپیکر: آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ میرے خیال میں اللہ کے فضل و کرم سے آپ میری بات مان جائیں گی۔ بہت شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راناصاحب!افسوس ہے۔میں افسوس ہی کر سکتاہوں۔

میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر!آج ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک لائٹس بند ہو جائیں گی، کیا اسمبلی میں بھی ایسا ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسمبلی میں بھی ایسا ہی ہو گا۔

میجر (ریٹائرڈ)عبدالرحمٰن رانا: میں نے صرف یہی بات کرنا تھی، آپ نے وضاحت فرمادی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی تحریک استحقاق نمبر 8 ہے، وہ تشریف نہیں رکھتیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر16,15,14,13,12 اور17 بھی pending کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد تحریک استحقاق نمبر 18 حاجی محمد یعقوب صاحب کی ہے۔ آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ڈی سی او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

حاجی محمد یعقوب شیخ: جناب سپیکر!شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرا حلقہ پی پی۔77 شہری آبادی پر مشتمل ہے۔ وہاں سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں عوام کی خوشی غمی کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ایک پلاٹ مختص کیا ہوا ہے جہاں پر علاقے کے لوگ اپنی خوشی غمی کے functions منعقد کرتے ہیں۔ میرے ایک نائب ناظم کی بہن کی شادی مورخہ 19/3/2010 کو صبح دس بجے منعقد ہونا تھی۔ اس نے مورخہ 18/3/2010 کی شام اس گراؤنڈ میں ٹینٹ لگوائے اور مجھے کہا کہ آپ ڈی سی او جھنگ سے بات کر لینا۔ میں نے

ڈی سی او کو فون کر کے بتایا تو اس نے کہا کہ مجھ سے پہلے اجازت لینی چاہئے تھی۔ جس پر میں نے کہا کہ اس اجازت کے لئے تو آپ کو فون کر رہا ہوں۔ ڈی سی او نے کہا کہ میں دو گھنٹے تک آپ کو بتاتا ہوں لیکن ڈی سی او نے مجھے بتایا اور نہ ہی میرا فون attend کیا بلکہ بارات آنے سے صرف ایک گھنٹہ پہلے دس بجے ڈی او آر اور پولیس پہنچ گئی اور انھوں نے ٹینٹ اکھاڑ دیئے جب میں نے اس سلسلے میں دوبارہ ڈی سی او سے فون پر رابطہ کرنا چاہا تو انھوں نے مجھ سے بات نہ کی۔ ایک گراؤنڈ جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے مختص کیا ہوا ہے اور آئے دن وہاں پر functions ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کو کوئی نہیں روکتا جبکہ ایک ایسا function جس کے لئے میں نے بطور منتخب نمائندہ ڈی سی او سے اجازت طلب کی تو اس نے یہ احترام کیا ہے کہ ڈی او آر اور پولیس بھیج کر بارات سے صرف ایک گھنٹہ پہلے وہاں سے ٹینٹ اکھاڑ دیئے۔ منتخب نمائندے کے ساتھ ڈی سی او کے اس رویے اور پھر فون attend نہ کرنے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: کیا آپ شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر شارٹ سٹیٹمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بالکل self mandatory ہے۔ میں نے اسے دیکھ لیا ہے۔ آپ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: حاجی محمد یعقوب شیخ صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 18 کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ اب جناب نجف عباس خان سیال صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 19 لیتے ہیں۔ آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ایس ایچ او تھانہ اٹھارہ ہزاری (جھنگ) کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

جناب نجف عباس خان سیال: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا

متقاضی ہے-معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 10-مارچ2010 کو پی پی-82 جھنگ میں ضمنی الیکشن کے سلسلے میں، میں اپنے گھر احمد پور سیال سے اپنے بیٹے کے ساتھ گاڑی میں حلقہ انتخاب میں جارہا تھااور دوسری گاڑی میں میرے گن مین بیٹھے تھے کہ تقریباً 12/1 بجے مجھے تھانہ مسن کے ایس ایچ او (ناصر نواز)نے روکااور کہاکہ آپ کی گاڑی میں اسلحہ موجود ہے جس کے جواب میں، میں نے کہاکہ جی میرا اور میرے بیٹے کالائسنسی اسلحہ گاڑی میں موجود ہے لیکن لائسنس میرے گھر احمد پور سیال پڑے ہیں تو ایس ایچ او مسن نے کہاکہ آپ یہ گنیں ہمارے حوالے کر دیں اور کسی بندے کے ہاتھ لائسنس بھیج دیناہم گنیں واپس کر دیں گے-میں نے اپنے ڈرائیور رمضان کے ہاتھ دونوں گنوں کے لائسنس بھیجے تو ایس ایچ او تھانہ اٹھارہ ہزاری ملک وارث نے کہاکہ آپ اب چلے جائیں صبح ہم گنیں واپس کر دیں گے لیکن بعد میں میرے بیٹے کی گن کا پرچہ ڈرائیور رمضان پر کر دیااور میری گن کا پرچہ ایک نامعلوم شخص پر کر دیا-جب میں نے ایس ایچ او سے رابطہ کیاتو اس نے کہاکہ میں نے ڈی پی او جھنگ (ڈاکٹر رضوان)کے حکم پر یہ پرچے درج کئے ہیں اور انہوں نے اپنی موجودگی میں مجھ سے یہ درج کروائے ہیں۔ میں نے ڈرائیور رمضان کی قبل از گرفتاری ضمانت کروائی اور پھر کنفرم بھی ہو گئی اور بیٹے کی گن اسے واپس مل گئی لیکن میری گن تاحال مجھے واپس نہیں ملی-ایس ایچ او سے رابطہ کرتاہوں تووہ میری بات ہی نہیں سنتااور ڈی پی او سے بات کرتاہوں تووہ آگے سے معذرت کرلیتاہے-میری حلقہ میں سیاسی دشمنی ہے اب میری گن ایس ایچ او کے پاس ہے اگر میرے ساتھ کچھ ہو گیاتو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہو گی؟ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ میری اور میرے بیٹے کی لائسنسی گنیں تھیں جو ایس ایچ او مسن نے گاڑی سے اٹھائی ہیں پھر ایس ایچ او اٹھارہ ہزاری نے جان بوجھ کر ڈی پی او کے کہنے پر ناجائز طور پر پرچے درج کر کے گنیں اپنے قبضہ میں رکھیں اور مزید ظلم کی بات یہ ہے کہ میری گن کسی نامعلوم شخص پر ڈال کر پرچہ درج کر دیا گیا اب میں وہ نامعلوم آدمی کہاں سے ڈھونڈ لاؤں-ان تینوں مذکورہ بالا افسران نے نہ صرف مجھے armless کر کے دشمنوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیاہے بلکہ میری گاڑی سے لائسنسی اسلحہ نکال کر اسلحہ نمائش کا جھوٹا پرچہ دے کر میرا استحقاق بھی مجروح کیاہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیاجائے-

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ بے شک اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ آج چونکہ دو Bill introduce ہونے ہیں لہذا مہربانی فرما کر تحاریک التوائے کار کے وقفہ کو مؤخر فرمادیں۔

جناب سپیکر: کیا تحاریک التوائے کار کے وقفے کو مؤخر فرمادیا جائے؟ تمام business pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسے راناصاحب نے کہا ہے، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میرا business بھی pending فرمادیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سارا pending کر دیا گیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا business بھی pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، pending ہو گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ اگر یہ معزز ہاؤس پارلیمنٹ کا حصہ ہے تو ججز کی appointment میں MPAs کو کیوں نہیں رکھا جارہا؟ صرف MNAs کو رکھا جارہا ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس ہاؤس کے MPAs میں سے کم از کم چار آدمیوں کو ججز کی appointment میں لیا جائے ورنہ میں احتجاج کرتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں Bill کو introduce کرنے سے پہلے اس معزز ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ Bill جو The Punjab Value Added Tax Bill 2010 کہلائے گا اس کو صرف اور صرف پنجاب حکومت نے اس

بنیاد پر introduce کرانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ IMF کی طرف سے یہ condition ہے کہ اس بل کو آپ 31-مارچ 2010 سے پہلے قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں میں introduce کر دیں تو
اس کے بعد IMF کی تقریباً ڈیڑھ بلین ڈالر جو قسط due ہے اس کو issue کیا جائے گا۔ یہ بل قومی اسمبلی اور تینوں صوبائی اسمبلیوں میں introduce ہو چکا ہے اور اس بنیاد پر پنجاب حکومت اس بل کو introduce کر رہی ہے۔ میں یہاں پنجاب کے 9 کروڑ عوام اور اس معزز ایوان کو حکومت کی جانب سے یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے اس Bill کو in principle پاس کرانے کا کوئی ارادہ یا وعدہ کسی جگہ پر نہیں کیا۔ یہ Bill متعلقہ کمیٹی کے سپرد ہو گا اور وہاں پر کمیٹی کے ممبران اور جتنے بھی stakeholders ہیں اُن کے ساتھ discussion کی جائے گی۔ اگر معزز ہاؤس یا باقی لوگوں نے ضروری سمجھا تو پھر اسے پاس کیا جائے گا۔ میں حکومت پنجاب کی طرف سے صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR. SPEAKER: Minister for Law to introduce the Punjab Value Added Tax Bill 2010 (Bill No. 13 of 2010).

مسودہ قانون ویلیو ایڈڈ ٹیکس پنجاب مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I introduce:

> "The Punjab Value Added Tax Bill 2010 (Bill No. 13 of 2010)."

MR. SPEAKER: The Punjab Value Added Tax Bill 2010 (Bill No. 13 of 2010) has been introduced in the House under rule 91(5) of the

Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Finance for report up to 30th April 2010.

مسودہ قانون(ترمیم)(تنخواہیں،الاؤنسز واستحقاقات) وزراء پنجاب مصدرہ2010

MR. SPEAKER: Minister for Law to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill 2010 (Bill No. 14 of 2010).

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان)**:** جناب سپیکر! میں اس Bill کے حوالے سے تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ پنجاب حکومت جو جہاز اور ہیلی کاپٹر استعمال کرتی ہے اُن کو regularize کرانے کے لئے یہ amended Bill پیش کیا جا رہا ہے لیکن اس Bill میں salaries میں اضافے والی کوئی بات نہیں ہے۔

> Sir, I introduce:
>
> "The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill 2010 (Bill No. 14 of 2010)."

MR. SPEAKER: The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill 2010 (Bill No. 14 of 2010) has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2010.

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں یہ Value Added Tax Bill زیر بحث آئے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہیں ہو گا کیونکہ کمیٹی already بنی ہوئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں آپ کی بات سن نہیں پایا کہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، میں کہہ رہا ہوں کہ وہ Bill کمیٹی کے سپرد ہو چکا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنی چاہئے۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! اس کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے گا اس کے بعد ہی اس پر عمل ہو گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کیا اس پر کوئی بحث نہیں ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، آپ کیوں نہیں سمجھ رہے؟ اس پر بالکل بحث ہو گی۔

محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہمیں کمیٹی کا ممبر بنایا جائے کیونکہ ہم عوام کے representatives ہیں اور یہ Bill ایسے ہی پاس نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس حوالے سے ہمارے جو ممبران Bill کی discussion میں حصہ لینا چاہتے ہیں انہیں آپ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی میں شامل کر لیں۔ اس Bill کی scrutiny کے حوالے سے جب یہ کمیٹی میں زیر بحث آئے گا تو اُس میں جتنے بھی ممبران interested ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔ میں آپ کی وساطت سے سب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہو گا اور ہم سب کو شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی فنانس کے سپرد ہو چکا ہے۔ میں معزز ممبران سے یہ کہوں گا کہ جو اس کمیٹی میں جانا چاہیں وہ مجھے اپنے نام بھجوا دیں، میں انہیں شامل کر لوں گا۔ اس وقت محترمہ

شہزادی ٹوانہ صاحبہ، میجر عبدالرحمٰن راناصاحب اور میاں رفیق صاحب interested ہیں انہیں شامل کر لیاجائے۔باقی بھی جو اس کمیٹی میں آناچاہیں مجھے اپنے نام بھجوادیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ نے کافی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کہا ہوا ہے۔ محترمہ! آپ اپنی بات کر لیں لیکن اس سے پہلے میری بات ذرا غور سے سن لیں کہ آپ نے کسی ممبر کے متعلق بات نہیں کرنی۔ میری یہاں پر گزارش ہو گی کہ جو ممبر یہاں پر موجود نہ ہو تو اُس کے متعلق اُس کی عدم موجودگی میں قواعد کے مطابق یہاں پر کوئی معزز رکن بات نہیں کر سکتا۔ آگے آپ کی مرضی ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر!اخبارات میں میرے متعلق ناقابل برداشت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ میں آپ کو یہ اخبارات کے تراشے بھی پیش کرتی ہوں۔اخبارات میں گالیاں اور ہیلتھ کمیٹی کی میٹنگ کے دوران ناقابل برداشت رویہ جو کہ ایک ان پڑھ خاتون کا تو ہو سکتا ہے مگر ایک پڑھے لکھے گریجویٹ ممبر سے توقع نہ ہے۔جو لگاتار گالیوں کو اخبارات کی زینت بنارہی ہیں جس سے تنگ آ کر میں نے جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کو اخبارات دکھا کر یہ قدم اپنی30سالہ سیاست میں پہلی مرتبہ اپنی colleague کے خلاف اٹھانے پر مجبور ہوئی ہوں۔

جناب سپیکر!میں بسر اسٹیٹ بلپ کیچ پینڈا۔ شامل مزبیک کی شہزادی سونیاعرف اینا کی پوتی ہوں۔ میرے خاندان سے17 فوجی جنرل جن میں کچھ میرے nephews ہیں، حاضر سروس ہیں اور اس وقت میرے خاندان کے جنرل لوگ فرنٹیئر میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں حصہ لے رہے ہیں اور شہید ہو رہے ہیں ۔32 افسران پشاور ، پنجاب ، سندھ ، بلوچستان ، واپڈا ، پی آئی اے، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے سینئر افسران ہیں اور پنجاب کے مختلف ٹیلی ویژن چینلز پر پاکستان کے لئے کام کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ32 سیکرٹری level کے افسران، سینئر پائلٹ، پاکستان ائر فورس میں تین ریٹائرڈ اور سات حاضر سروس سینئر افسران، پاکستان نیوی میں بارہ افسران حاضر سروس اور سات ریٹائرڈ افسران شامل ہیں جنہوں نے1965 اور1970 کی جنگوں کے علاوہ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم میں حصہ لیا ۔نشانات بہادری میں سات ستارہ امتیاز اور تین نشان جرأت شامل ہیں۔ شہداء میں میرے چچا کیپٹن صادق، چچا محمد خان، والد کے ستر ہ کزن جنرل اور

سترہ ہی شہید ہوئے۔ 1947 میں شہزادی سونینا نے ان گنت دولت اپنی state فروخت کر کے اور بنک میں گروی رکھ کر پاکستان کو دی اور اپنا تین سال کا بچہ محمد بہرام بھی پاکستان کو دے دیا۔ ٹاپ ڈاکٹرز آف پاکستان (پنجاب) جن میں میرے سگے چچا کی بیٹی ہے۔ پھوپھیاں ڈاکٹر، بھابیاں ڈاکٹر سب شامل ہیں لیکن یہاں پر ایک خاتون جو اپنے آپ کو ڈاکٹر کہتی ہیں ان کا ایم بی بی ایس کا سرٹیفکیٹ لیا جائے پھر ان کو ڈاکٹر کہنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں؟

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! وہ موجود نہیں ہیں مگر آپ تو موجود ہیں۔ آپ ان کو ڈاکٹر کہنے سے منع کر دیں یا انہیں کہیں کہ وہ اپنا ایم بی بی ایس کا سرٹیفکیٹ دیں۔ اگر میں آج کہہ دیتی ہوں کہ میں ڈاکٹر ہوں، میں پی ایچ ڈی ہو تو یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ مجھ سے ڈاکٹر ہونے کا اور پی ایچ ڈی ہونے کا ثبوت لیں اور اگر نہ ہو تو مجھے منع کیا جائے کہ میں اپنے آپ کو ڈاکٹر نہیں کہہ سکتی۔ اس کے علاوہ حالت جنگ میں شہداء کی ضرورت گزار آرمی میں رجسٹرڈ نرس میں فوزیہ بہرام اور میری بہن مسز سردار عفت ہیں۔ میں وسیم راجہ، رمیز راجہ کرکٹر کی چچی ہوں، واپڈا کے top انجینئر کی والدہ، محمد علی بہرام کی والدہ، ورلڈ بنک اور IBRD کے top officers جو کہ پاکستان کو لگاتار قرضہ دے رہے ہیں ان میں میرے افریقی چچا سرانداز کے بچے ہیں جن میں سے عائشہ سرانداز most top officer جو لگاتار پاکستان کی ان گنت سالوں سے خدمت کر رہی ہے میری چچازاد بہن ہے۔ میں آج 243 ممبران سے سینئر ممبر ہوں۔ پاکستان میں سب سے زیادہ کرنسی منگوانے والی پاکستانی خاتون میں فوزیہ بہرام ہوں۔ یہ رجسٹرڈ ہے اور اس کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان پنجابی، مسلمان اردو سپیکنگ اور مسلمان پٹھان جن میں فضل حق مرحوم جنرل، سینیٹر حاجی عمر مرحوم سینیٹر اور سینئر منسٹر ہاشم خان فرنٹیئر پلواشہ خان ایم این اے، بلوچستان سے ایک ایم پی اے جو کہ اس وقت سینئر ترین وزارت میں ہیں اور سندھ سے دو ایم پی اے یہ سب میرے خاندان سے ہیں۔ میرے خاندان کو اس قدر زیادہ نظر انداز کر کے جس عورت نے یہ کیا ہے۔ سعودی عرب جس کو پوری مسلمان امہ میں بغیر محرم کے ویزہ ملا ہے وہ فوزیہ بہرام ہے۔ میں پاکستان کی واحد خاتون ہوں کہ جس کو تین مرتبہ پورے پنجاب میں خداوند تعالیٰ کے حکم سے سیاست میں بلند مقام حاصل ہوا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ مہربانی کریں بہت ہو گیا۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! 1990 میں 248 مردوں کے درمیان الیکشن میں کامیاب ہو کر میں یہاں تنہا بیٹھی رہی اور میں نے کبھی کسی بددیانتی یا جھوٹ میں حصہ نہیں لیا لیکن یہ اخبار آپ کو دکھانے کے لئے لائی ہوں کہ اس میں روزانہ گالیاں لکھی ہوتی ہیں اور جو لکھتی ہیں ان کا نام اس میں موجود ہے۔ وہ گالیاں لکھ کر میرے ضلع میں بھیج رہی ہیں جو کہ لگاتار غلط بات ہے۔ میں جو کہ اتنی سینئر ممبر ہوں، 15 ممبر ہیں جو میرے برابر ہیں اور 12 ممبر ہیں جو مجھ سے سینئر ہیں۔ میں ان تمام 12 ممبران کی عزت کرتی ہوں اور میں اس رویہ کے خلاف ہوں۔ اگر اس رویہ کو آپ بند نہ فرمائیں گے تو میں مجبوراً گالیاں تو اخبارات میں نہیں دے سکتی لیکن میں آج یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ ایک کنال زمین کا میرے حوالے سے اشارہ کیا گیا۔ میں کوئی کمی کباڑی نہیں ہوں کہ ایک کنال زمین میری ہو۔ میرے نام پر 1700 مربع زمین ہے اور میرے بچوں کو باہر کے ملکوں سے آنا پڑا کہ یہ اخبارات میں آ رہا ہے، تم نے کہیں زمین تو نہیں بیچ دی۔ اس حد تک بات ناقابل برداشت ہے۔ اس پر ایکشن لیں اور میں آپ کی بات مانتی ہوں۔ ٹھیک ہے کہ وہ یہاں موجود نہیں ہے، آپ ان سے یہ بات کریں اور آخر میں اس کو ہاؤس میں لے کر آئیں۔ اس طرح بات کرنے کا وہ یہ طریق کار بند کرے کہ روزانہ میرے گاؤں اور میرے ضلع میں اخبارات بھیجے۔ یہ جو آپ کے سیکرٹری صاحب ہیں یہ بھی یہ بات بند کریں کہ جب ان کے پاس ایک شکایت لے کر جائیں تو یہ کہیں کہ عدالت میں جاؤ۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ گھنٹہ ساری دنیا منا رہی ہے۔ براہ مہربانی ختم کریں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! بس میں ختم کر رہی ہوں۔ میں یہ عرض کر رہی تھی کہ اگر عدالت میں مجھے جانا ہو تو پھر مجھے اسمبلی کا ممبر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کوئی چور اچکی نہیں ہوں یا میں کسی کے خلاف ایسا کیس نہیں کر رہی کہ مجھے عدالت میں لے جایا جائے۔ مہربانی کر کے تمام ممبران کے ساتھ ایک سا رویہ ہونا چاہئے۔ بہت مہربانی۔ آپ مجھ سے یہ وعدہ کریں کہ آپ ان کو اپنے ہاؤس میں بلا کر میرے سامنے بات کریں گے اور اس چیز کو بند کریں گے۔ اگر یہ چیز بند نہ کریں گے تو میں اس پر اپنے قدم اٹھانے کا حق رکھتی ہوں۔ بہت مہربانی

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ جلدی بات کریں۔ یہ گھنٹہ سب منا رہے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کچھ تو کہنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے پہلی بات تو یہ کہنی ہے کہ Value Added Bill جو آئی ایم ایف کی dictation پر پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے اس پر غالب کا ایک شعر عرض ہے

قرض کی پیتے تھے مے اور سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے ایک شعر کہا اور میں ان کا ادھورا شعر مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ:

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ بات یہ ہے کہ سب سے پہلے تو میں جو تین نئے ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان سے جو حلف وفاداری لیا گیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ حلف وفاداری کس آئین پر لیا گیا ہے؟ 1973 کے اصل آئین پر لیا گیا ہے یا وردی اور بوٹوں والے آئین پر لیا گیا ہے ؟ اس پر مجھے آپ کی رولنگ چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ گورنر پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل آرڈر موصول ہوئے ہیں جو میں پڑھ دیتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(78)/2010/. Dated 27th March 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, **I, Salman Taseer**, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with effect from Saturday 27th March, 2010 on the conclusion of the sitting on that day.

Dated Lahore, the
27th March, 2010

SALMAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB"